خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
CPL 61
213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 48-83 نمبر 22 | منگل 28 رمضان۔ 1418ھ 27 صلح 1377ہش 27-جنوری 1998ء

اگر تم متقی ہو جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
اے عزیزو! تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گذر چکے۔ سو اپنے مولا کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو۔ اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا۔ اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائے گا۔ ورنہ تمہاری جان کا کوئی محافظ نہیں۔ اور تم دشمن سے ڈر کر یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بیقراری سے زندگی بسر کرو گے۔ اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتھ گذریں گے۔
(ملفوظات جلد 19 صفحہ 71)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

عملی طور پر تبتل کی حقیقت تب ہی کھلتی ہے جبکہ ساری روکیں دور ہو جائیں اور ہر ایک قسم کی حجاب دور ہو کر محبت ذاتی تک انسان کا رابطہ پہنچ جاوے اور فناء اتم ایسی حاصل ہو جاوے قیل و قال کے طور پر تو سب کچھ ہو سکتا ہے اور انسان الفاظ اور بیان میں بہت کچھ ظاہر کر سکتا ہے، مگر مشکل ہے تو یہ کہ عملی طور پر اسے دکھا بھی دے جو کچھ وہ کہتا ہے۔ یوں تو ہر ایک خدا کو ماننے والا ہے۔ پسند بھی کرتا ہے اور کہہ بھی دیتا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ خدا کو سب پر مقدم رکھوں اور مقدم کرنے کا مدعی بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن جب ان آثار اور علامات کا معائنہ کرنا چاہیں جو خدا کے مقدم کرنے کے ساتھ ہی عطا ہوتے ہیں تو ایک مشکل کا سامنا ہو گا۔ بات بات پر انسان ٹھوکر کھاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں جب اس مال اور جان دینے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ ان سے ان کی جانوں اور مالوں یا اور عزیز ترین اشیاء کی قربانی چاہتا ہے، حالانکہ وہ اشیاء ان کی اپنی بھی نہیں ہوتی لیکن پھر بھی وہ مضائقہ کرتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 552)

اللہ کا عبد خود بنو اور دوسروں کو بنانے کی کوشش کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

میں مختصر الفاظ میں خطبہ کا مضمون بیان کرتا ہوں۔ مگر اس اختصار سے مضمون کو مختصر خیال نہ کرو۔ گو میں نے بار بار اس مضمون کی طرف توجہ دلائی ہے مگر بار بار دہرانا کسی چیز کی اہمیت کو کم کرتا ہے نہ ضرورت کم ہوتی ہے۔ بلکہ ضرورت کم اسی وقت ہوتی ہے جب ضرورت پوری ہو جائے۔ محض علاج کرنے سے دوا کی ضرورت کم نہیں ہوتی۔ اگر پچاس دفعہ دوائی پلانی پڑے تو اس کی ضرورت اور اہمیت کم نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ مرض دور ہو جائے۔ جب بیماری دور ہو گی تو دوائی کی ضرورت بھی کم ہو گی۔
میں جس مضمون کے متعلق توجہ دلاتا ہوں۔ اس کی ضرورت بھی کم نہیں ہوئی۔ وہ ایسی اہم بات ہے کہ (-) اولین فرضوں میں سے ہے۔ وہ ضرورت کیا ہے؟ وہ ضرورت ہے جس کے پورا کرنے کے لئے انسان پیدا کیا گیا۔ جیسا کہ فرمایا (-) انسان اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ عبد بنے۔ مگر عبد بننے کے لئے یہی کافی نہیں کہ وہ خود عبادت کرے روزہ رکھے۔ بلکہ ضروری ہے کہ خود بھی عبد بنے۔ اور دوسروں کو بھی عبد بنائے۔ تب عبداللہ بن سکتا ہے۔ غور کرو ایک بادشاہ کے ملک میں باغی چڑھے آ رہے ہوں۔ اور اس کے دارالخلافہ کی طرف دم بدم بڑھ رہے ہوں۔ اس وقت رعایا کے لوگ وفد بنا کر بادشاہ کے پاس بھیجیں اور اس کو اطمینان دلائیں کہ ہم حضور کے وفادار ہیں۔ مگر بیٹھے رہیں تمام اپنے گھر میں۔ کیا بادشاہ ایسی رعایا کو وفادار یقین کر سکتا ہے ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ یہی کہے گا کہ یہ تمام باغی ہیں۔ اور دشمن سے ساز باز رکھتے ہیں۔
پس اسی طرح اللہ کے عبد کے یہ معنے نہیں کہ خود ہی عبادت کرے۔ بلکہ یہ معنے ہیں کہ دوسرں کو بھی حلقہ عبودیت میں لائے۔ اگر غیروں کی شرارت کو دیکھ کر یہ نہیں چاہتا کہ ان سے شرارت چھڑائے اور سازش کرنے والوں کے خلاف انگلی بھی نہ ہلائے تو یہ جھوٹا عبد ہو گا پس انسانی پیدائش میں یہ بھی غرض ہے کہ ایک انسان دوسرے گمراہ انسانوں کو اللہ کی طرف بلائے۔

(از خطبہ 16 جولائی 1920ء)

○○○

زندگی کا کچھ اعتبار نہیں معلوم نہیں آئندہ سال تک کون مرے اور کون زندہ رہے گا اس لئے سچے دل سے توبہ کرنی چاہئے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے تمام احمدی بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔
وقف جدید کے مالی جہاد میں ہر بچے کو شامل کریں تا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں اور تا وہ مقصد حاصل ہو جس کے لئے حضرت امام جماعت الثانی نے مجلس وقف جدید کو قائم کیا تھا۔
(الفضل 9 نومبر 1967ء)

نیز فرمایا۔
اگر سارے کے سارے اطفال و ناصرات اس طرف توجہ کریں.... یا مجھے یوں کہنا چاہئے کہ جماعت کے وہ بچے جن کی عمر ابھی پندرہ سال کی نہیں ہوئی ایک منٹ کی عمر سے لے کر پندرہ سال کی عمر تک جتنے بچے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو دیئے ہیں اگر ان کی طرف سے یا وہ خود کچھ شعور رکھتے ہیں وقف جدید کے لئے... رقم دیں... تو اللہ تعالیٰ ان کے بچپن سے ہی برکات کے سامان پیدا کرنے شروع کر دے گا۔ (الفضل 10 نومبر 1967ء)
ناظم مال وقف جدید

ولادت

○ مکرم چوہدری محمود اسلم صاحب دار العلوم غربی حلقہ خلیل ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے بیٹے عزیزم مشہود اسلم زعیم خدام الاحمدیہ دار العلوم غربی حلقہ خلیل کو مورخہ 97-12-30 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام "ہراول احمد وسام" رکھا ہے۔ نومولود مکرم محمد لطیف بٹ صاحب آف رحمان کالونی ربوہ کا نواسہ ہے۔
احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود بچے کو نیک اور خادم دین بنائے۔

ایک احمدی طالبہ کی نمایاں کامیابی

○ عزیزہ اثماریہ اکرم بنت مکرم محمد اکرم صاحب آف فیروز والہ نے امسال ایم اے لائبریری سائنس کے امتحان میں 354/500 نمبر حاصل کر کے پنجاب یونیورسٹی میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔
احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عز موصوفہ کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین
(نظارت تعلیم)

اے عزیزو! تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گذر چکے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

27 صلح 1377 ھش 27 جنوری 1998ء

قناعت کے ذریعے خوشگوار زندگی

آغاز کار میں تو دنیا میں کوئی مالیاتی سسٹم نہیں تھا۔ نہ چاندی کے روپے تھے نہ سونے کی اشرفیاں تھیں۔ نہ کاغذ کے سکے تھے۔ لیکن اس کے باوجود لوگوں کو چیزیں لینے یا دینے کی ضرورت پیش آتی تھی۔ اور کیا یہ جاتا تھا کہ ایک چیز دی اور دوسری لے لی۔ آپ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جسے آپ اپنی ضرورت سے زیادہ سمجھتے ہیں یا جس کے علاوہ آپ کو کسی ایسی چیز کی ضرورت ہے جو آپ کے پاس موجود چیز سے زیادہ اہم ہے اور آپ اسے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ نے اپنی وہ چیز کسی کو دے دی اور جس کے پاس وہ چیز ہے جس کی آپ کو بڑی سخت ضرورت ہے وہ آپ نے لے لی۔ یہ چیزوں کے تبادلے کا سسٹم موجود تھا۔ اسے بارٹر سسٹم کہتے ہیں۔

اس کے بعد مالیاتی سسٹم جاری ہونا شروع ہوا یہ بھی کہا گیا ہے کہ کسی بادشاہ نے چمڑے کا سکہ چلا دیا تھا۔ عام طور پر تو جو سکے دنیا میں رائج پائے گئے ہیں وہ چاندی اور سونے کے اور پیتل یا تانبے کے ہوتے تھے۔ اب کاغذ کا سکہ بھی موجود ہے۔ بہرحال یہ ساری چیزیں ایک سسٹم سے تعلق رکھتی ہیں۔ پہلے یہ سسٹم تھا کہ لوگ چیزوں کا چیزوں سے تبادلہ کر لیتے تھے۔ پھر یہ مالیاتی سسٹم وجود میں آیا تو روپیہ پیسہ دے کر چیز حاصل کر لی جاتی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اصل بات ضرورت کی ہے۔ چیز کے بدلے چیز لے لیں یا پیسہ لے کر کوئی چیز لے لیں ضرورت کی بات ہے۔ جسے جتنی زیادہ ضرورتیں لاحق ہوں اسے اتنی ہی زیادہ چیزیں اپنے پاس سے دوسرے کو دے کر لینا پڑتی تھیں۔ یا آجکل اتنا ہی زیادہ روپیہ پیسہ دے کر چیز حاصل کی جاتی ہے۔

اگرچہ روپیہ پیسہ اس طرح بھی اکٹھا کیا جاتا ہے کہ اپنے پاس موجود رہے' خدا جانے کب ضرورت پیش آجائے۔ اور روپیہ پیسہ رکھنے کے لئے بینک موجود ہیں۔ لیکن بہرحال انسان کی اصل ضرورت روپیہ پیسہ نہیں' بلکہ چیزیں ہیں۔ جتنی زیادہ چیزوں کی ضرورت ہے اتنا ہی زیادہ روپیہ چاہئے' اور جہاں تک ضرورت کا تعلق ہے مختلف لوگوں کی ضرورتیں مختلف ہیں۔ اور ضرورتوں کے مختلف ہونے کے معیار بھی مختلف ہیں۔ کوئی شخص ایک چیز کو ضروری نہیں سمجھتا حالانکہ اگر اس کے پاس ہو تو وہ اس کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ دوسرا شخص ایک چیز کو ضروری سمجھتا ہے اور باوجود اس کے کہ اسے اس وقت اس کی ضرورت نہیں۔

گویا کہ انسانی زندگی کو اصل ضرورت اس کی ضرورتوں کے پورا ہونے کی ہے۔ اس کی ضرورتیں کتنی ہیں۔ کم ہیں یا زیادہ۔ اور کم یا زیادہ ہونا بھی مختلف افراد پر منحصر ہے۔ کوئی اپنی ضرورتیں کم کر لیتا ہے کوئی ضرورتیں زیادہ کر لیتا ہے۔ کوئی اپنی ضرورتوں میں سے بعض ضرورتوں کو پورا کرنا ضروری نہیں سمجھتا۔ وہ کہتا ہے کہ چلو گذارا ہو رہا ہے۔ اسی طرح ٹھیک ہے اس سارے نظام پر اگر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ انسان کو اصل جو چیز چاہئے وہ اس کی ضرورت کا پورا ہونا ہے۔ اور وہ اپنی ضرورتوں کو کم بھی کر سکتا ہے اور زیادہ بھی کر سکتا ہے۔ ضرورتوں کو کم کرنے کا نام قناعت ہے۔

پس اگر ہم اپنی ضرورتوں کو کم کر لیں اور قناعت کریں تو ہمیں بہت کم روپے پیسے کی ضرورت پڑے گی اور ہم بہت زیادہ اپنے آپ کو خوش حال سمجھیں گے۔ اس لئے کہ ضرورت ہی نہیں ہے۔ جب کسی چیز کی ضرورت ہی نہیں ہے تو اس کے خریدنے کے لئے بے قرار کیوں ہونا۔

پس قناعت پیدا کیجئے اور قناعت کے ذریعے اپنی زندگی کو خوش گوار بنائیے۔ ضرورتوں کو بڑھانے سے تو وہ بڑھتی چلی جائیں گی۔ لیکن ان کا فائدہ نہیں نقصان ہو گا۔ مالی نقصان نہ بھی ہو ذہنی طور پر پریشانی ہو گی۔

شدّتِ غم بھی بلائے جان ہے
خامشی کے شور میں ہیجان ہے
رات دن ہے ایک مرکز پر نگاہ
آنسوؤں کا ہر گھڑی امکان ہے
ہے فقط ذکرِ خداوندِ کریم
جو غم و اندوہ کا درمان ہے

ابوالاقبال

علم بڑھانے کا آسان اور کامیاب ذریعہ

"ماہنامہ انصاراللہ"

مجلس انصار اللہ پاکستان کی طرف سے ہر ماہ باقاعدگی سے انصار اللہ رسالہ شائع ہو رہا ہے۔ دعوت الی اللہ کے کام میں پوری طرح حصہ لینے کے لئے ہر احمدی دوست کو اپنا علم بڑھانے کی ہر لحہ ضرورت ہے جس کو پورا کرنے کے لئے ماہنامہ انصار اللہ آپ کی پوری مدد کر سکتا ہے۔ اس مبارک کام میں حصہ لینے کی خواہش کی تسکین اور علمی ترقی میں ماہنامہ انصار اللہ آپ کے لئے بہترین ساتھی ثابت ہونے کی اہلیت رکھتا ہے۔

اس میں حالات سے مطابقت رکھنے والے اہم علمی مسائل آسان رنگ میں آپ کی مدد کے لئے مضمون نگار بڑی محنت سے تیار کرتے ہیں ان کا مطالعہ کریں دلائل کو پڑھیں اور اپنے سینوں میں محفوظ کر کے دوسرں کو اس نور سے منور کر کے اپنی علمی ترقی کو تیز تر کرنے کی ہر لحہ کوشش کرتے رہیں۔

وہ احباب جنہیں اللہ تعالیٰ نے علم کی نعمت سے نوازا ہے ہمیں ان سے توقع ہے کہ وہ اپنے مضامین بھجوا کر ماہنامہ انصار اللہ کے قارئین کی

باقی صفحہ 7 پر

احمدیہ ٹیلی ویژن کے مستقل پروگرام

جمعہ
11-30 (دن) چلڈرنز کارنر (یسرنا.....)
12-00
(دن) پشتو پروگرام (بالعموم ترجمہ خطبہ جمعہ)
1-00 (دن) شعری نشست۔
4-00 (دن) کمپیوٹر سب کے لئے
6-00 (شام) خطبہ
7-30
(شام) فرنچ بولنے والے دوستوں سے ملاقات
8-45 (رات) خطبہ (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)

ہفتہ
9-00 (دن) کمپیوٹر سب کے لئے۔
12-00
(دن) سرائیکی پروگرام۔ (بالعموم ترجمہ خطبہ)
1-00 (دن) میڈیکل میٹرز
8-00 (شب) بچوں سے ملاقات۔

اتوار
12-00 (دن) خطبہ (دوبارہ نشر)۔
1-00 (دن) مجلس عرفان
8-00 (رات)
انگریزی بولنے والے دوستوں سے ملاقات

سوموار
12-00 (دن) درس کلام الٰہی
4-00 (شام) احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس
8-00 (رات) ہومیو پیتھی کلاس۔

منگل
12-00 (دن) پشتو پروگرام۔
1-00 (دن)
تعارف کتب حضرت بانی سلسلہ (روحانی خزائن)۔
4-00 (شام) میڈیکل میٹرز۔
8-00 (رات) ترجمہ کلام الٰہی کلاس
11-30 (رات) یسرنا (-)

بدھ
7-00 (صبح) میڈیکل میٹرز
10-00
(صبح) ترجمہ کلام الٰہی کلاس (دوبارہ نشر)۔
11-30 (دن) یسرنا (-)۔
1-00 (دن) ہماری کائنات۔
4-00 (دن)
سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ
8-00 (رات) ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔

جمعرات
10-00 (دن)
ترجمہ کلام الٰہی کلاس (نشر مکرر)
11-00 (دن) بچوں سے ملاقات۔
11-30 (دن) یسرنا (-)
12-00 (دن)
سندھی پروگرام۔ (ترجمہ خطبہ)
1-00 (دن) کوئز تاریخ احمدیت۔
4-00 (شام) المائدہ پروگرام۔
4-30 (شام) اعتراضات کے جوابات
8-00 (رات) ہومیو پیتھی کلاس۔
(پروگرام لقاء مع العرب ہر روز رات 9 بجے پیش کیا جایا کرے گا)

حضرت صاحب کے ساتھ اردو زبان سیکھنے کا پروگرام اردو کلاس روزانہ صبح 8 بجے اور سہ پہر 3 بجے نشر ہوا کرے گا۔

نوٹ :- روزانہ صبح 5 بجے' دن 11 بجے' شام 5 بجے' رات 11 بجے احمدیہ ٹیلی ویژن سے آئندہ آنے والے چھ گھنٹوں کے پروگراموں کی تفصیل بتائی جاتی ہے۔ اسی طرح آئندہ ایک ہفتہ کے پروگرام رونامہ الفضل ربوہ میں پیشگی چھپ بھی جاتے ہیں۔ احباب ان سے استفادہ کرسکتے ہیں۔

☆O☆O☆O☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا

خود سوچ لو کہ جس کو یقین ہے کہ فلاں سوراخ میں سانپ ہے وہ اس سوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے۔ اور جس کو یقین ہے کہ اس کے کھانے میں زہر ہے وہ اس کھانے کو کب کھاتا ہے اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے کہ اس فلاں بن میں ایک ہزار خونخوار شیر ہے۔ اس کا قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اس بن کی طرف اٹھ سکتا ہے۔ سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے۔ گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا۔ اور جبکہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو تو کیونکر اس آگ میں اپنے تئیں ڈال سکتے ہو۔ اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں۔ شیطان ان پر چڑھ نہیں سکتا ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا یقین دکھ اٹھانے کی قوت دیتا ہے۔ یہاں تک کہ بادشاہ کو تخت سے اتارتا ہے۔ اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دکھ کو سہل کر دیتا ہے۔ یقین خدا کو دکھاتا ہے۔ ہر ایک کفارہ جھوٹا ہے اور ہر ایک فدیہ باطل ہے۔ اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے۔ وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی ہے اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے۔ ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے۔ ہر ایک مذہب جو یقینی وسائل سے خدا کو دکھا نہیں سکتا وہ جھوٹا ہے۔ ہر ایک مذہب جس میں بجز پرانے قصوں کے اور کچھ نہیں وہ جھوٹا ہے۔ خدا جیسے پہلے تھا وہ اب بھی ہے اور اس کی قدرتیں جیسے پہلے تھیں وہ اب بھی ہیں۔ اور اس کا نشان دکھلانے پر جیسا کہ پہلے اقتدار تھا وہ اب بھی ہے۔ پھر تم کیوں صرف قصوں پر راضی ہوتے ہو۔ وہ مذہب ہلاک شدہ ہے جس کے معجزات صرف قصے ہیں۔ اس کی پیش گوئیاں صرف قصے ہیں۔ اور وہ جماعت ہلاک شدہ ہے جس پر خدا نازل نہیں ہوا۔ اور جو یقین کے ذریعہ سے خدا کے ہاتھ سے پاک نہیں ہوئی۔

OOO

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

لجنہ کالم

عورتیں دو قسم کی بری باتیں بچوں کو سکھا دیتی ہیں (1) ایک تو مذہب کے متعلق اور دوسرے (دین حق) کے متعلق یعنی بچوں کو کہتی رہتی ہیں کہ احمدی بہت برے ہوتے ہیں انہوں نے ایک نیا مذہب نکال لیا ہے۔ ہم تو وہی کریں گے جو ہمارے باپ دادا کرتے آئے۔ اور دوسرے (دین حق) کے متعلق مثلاً یہ سکھاتی ہیں کہ جھکا کرو اور (سلام) نہ کہا کرو۔ تو بچے میں وہی عادتیں گھر کر جاتی ہیں۔

(3) تیسری بات یہ ہے کہ عورتیں بچوں کو خدمت دین سے متنفر کر دیتی ہیں۔ یہ سب برے خیال عورتیں ہی بچوں میں ڈال دیتی ہیں جس کی وجہ سے وہ دین کے نزدیک بھی نہیں جاتے۔

(4) چوتھی بات یہ ہے کہ وہ ان کو عملاً سست کر دیتی ہیں اور وہ اس کا نام محبت رکھتی ہیں۔ مثلاً (عبادت) کے لئے جگاتی نہیں۔ یا وضو نہیں کرنے دیتیں کہ سردی لگ جاوے گی اور وہ اس وجہ سے دین کے کاموں میں سست رہ جاتے ہیں حالانکہ محنت کرنے سے زیادہ زور پیدا ہوتا ہے اور ہمت بڑھتی ہے۔ تو بعض عورتیں بچوں کو بچپن میں مشق نہیں کرواتیں جس کی وجہ سے اگر بچہ کسی کام کو کرنا بھی چاہے تو نہیں کر سکتا۔ خالی ایمان کچھ نہیں کر سکتا جب تک کہ مشق نہ ہو۔ اخلاص بھی کچھ کام نہیں کرنے دیتا اور وہ بڑا ہو کر ماں کو دعائیں دینے کی بجائے برا بھلا ہی کہے گا کہ اگر بچپن ہی میں مجھے مشق کروائی ہوتی تو آج مجھے (عبادات) میں اور دوسرے دینی کاموں میں ذرا بھی دقت محسوس نہ ہوتی۔

(5) پانچویں بات یہ ہے کہ مرد تو باہر چلا جاتا ہے اور عورت بچوں کی پرواہ نہیں کرتی۔ اور وہ اور بچوں کے ساتھ گلیوں میں پھرتے رہتے ہیں اور آوارہ ہو جاتے ہیں۔ مرد اپنی سب سے زیادہ قیمتی چیز اولاد کو عورت کے سپرد کر کے جاتا ہے۔ وہ اس امانت میں خیانت کرتی ہے۔

یہ پانچویں بد اثر ہے جو عورت بچوں پر ڈالتی ہے اور وہ یہ نہیں جانتی کہ اس کی حفاظت میرے ذمہ ہے۔ کیا اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو دو سو روپیہ دے جاوے تو وہ اس رقم کو گلی کے کسی بچے کے ہاتھ دیدے گی نہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ وہ اس چیز کو جو ہیروں' لعلوں اور موتیوں بلکہ بادشاہوں سے زیادہ قیمتی ہے اس کو گلی کے آوارہ بچوں کے سپرد کر دیتی ہے۔

(6) چھٹی بری عادت جو ماؤں میں ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ بچوں کی غلطیوں کو چھپاتی ہیں۔ بھلا کسی نے کسی عورت کو دیکھا کہ وہ بچے کی بیماری کو چھپائے۔ نہیں۔ کیونکہ وہ جانتی ہے کہ اگر وہ اس کی بیماری کا علاج نہ کرے گی تو وہ مر جاوے گا لیکن وہ اس کی روحانی بیماریوں کو چھپاتی ہے۔ اگر بچپن میں کوئی مرض پیدا ہو جاوے اور بچپن میں ہی اس کی اصلاح نہ کی جاوے تو بڑے ہونے کے بعد بڑی بڑی قربانیوں کے بغیر اس کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ مگر عورتیں پردہ ڈالتی ہیں۔ بعض دفعہ بچہ جھوٹ بولتا ہے۔ اور باپ اسے سمجھانا چاہتا ہے تو ماں کہہ دیتی ہے کہ نہیں یہ بات اس طرح تھی اور خود بھی جھوٹ بول دیتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچہ خراب ہوتا چلا جاتا ہے۔

(7) ساتویں بات یہ ہے کہ عورتیں بچوں کی صحت کا خیال نہیں رکھتیں جس کی وجہ سے وہ بڑے ہو کر کوئی بڑے کام نہیں کر سکتے۔ یہ سات ایسے کام ہیں جن کی کنجی عورت کے ہاتھ میں ہے۔ ان کاموں کے کرنے کے لئے عالم ہونے کی ضرورت نہیں۔ (دین حق) کی اصل باتیں تو ہر ایک عورت جانتی ہے۔ اگر عورتیں بچوں کو بچپن میں دین کے موٹے موٹے مسئلے سکھا دیا کریں تو پھر دیکھو کہ نو دس برس کی عمر تک بچوں میں وہ غیرت پیدا ہو جاوے گی کہ وہ بہت کچھ سکھانے کی وجہ سے بھی ان باتوں سے نہ پھر سکیں گے۔ اور جو بری باتیں میں نے بیان کی ہیں ان کے برعکس وہ نیک باتیں بھی سکھا سکتی ہیں جن کی وجہ سے بچے میں عیب پیدا ہو ہی نہیں سکتے۔ اور اصلی محبت تو یہی ہے تم ان باتوں کو یاد رکھو۔ یہ باتیں تمہاری اہمیت کے متعلق ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ایک یقینی ذریعہ

کفالت یک صد یتامیٰ میں معاونت فرمائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس وقت دنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے جس کے ساتھ ساتھ خدمت کرنے والوں کے لئے مالی' جانی' علمی ہر لحاظ سے بے پناہ مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ جنوری 1991ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ان احمدی بچوں اور بچیوں کی نگہداشت' مدد اور تربیتی امور میں رہنمائی کے لئے جن کے والد یا والدین فوت ہو چکے ہیں اور انہیں اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت انہیں سنبھالے ایک منصوبہ کا اعلان فرمایا جس کا نام کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ رکھا گیا۔ ابتداء میں ایک سو خاندانوں کے سنبھالنے کا ٹارگٹ تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے صاحب حیثیت اور صاحب دل دوستوں نے گراں قدر وعدے فرما کر اس کو اتنا مضبوط بنا دیا ہے کہ اس وقت تقریباً 300 خاندانوں کے 1000 بچوں اور بچیوں کو باقاعدہ ماہانہ وظیفہ دیا جا رہا ہے۔ ان کی تربیت کے لئے اور دوسرے مسائل کے حل کے لئے کمیٹی ہذا کی طرف سے باقاعدہ رہنمائی کی جاتی ہے۔ بچیوں کی شادی اور بچوں کے تعلیمی اخراجات کے وقت مناسب مدد کی جاتی ہے اور جہاں تک ہو سکے دوسرے امور میں بھی ان کا ساتھ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خود کفیل ہو کر اپنی زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں۔ ابتداء سے لے کر اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 93 گھرانوں کے 450 یتامیٰ بالغ ہو چکے ہیں یا تعلیم مکمل کر چکے ہیں یا برسر روزگار ہو چکے ہیں یا شادیاں ہو چکی ہیں اور یتامیٰ کمیٹی کی کفالت سے نکل چکے ہیں۔

جوں جوں کام میں وسعت ہوتی جا رہی ہے اور تعداد میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے ہم صاحب حیثیت صاحب توفیق مالی وسعت رکھنے والے دوستوں کو اس فنڈ میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کرنے کی دعوت دیتے ہیں کہ جہاں وہ اپنے بچوں کی جسمانی ضروریات اور روحانی تربیت کے لئے ہر وقت کوشاں ہیں وہاں ان یتیم بچوں بچیوں کو بھی اپنے بچوں کے ساتھ شامل کر کے ان کی مدد کے لئے باقاعدہ حصہ لے کر اس فنڈ کو مضبوط کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی توفیق بڑھائے۔

یتامیٰ کی خبر گیری اور نگہداشت میں حصہ لینا اتنی بڑی نیکی ہے کہ ہر انسان کی فطرت میں ہی ہمدردی اور مدد کا جذبہ اور جوش ودیعت کر دیا گیا ہے اور کلام الٰہی کثرت سے اس کی طرف بار بار ہماری رہنمائی کرتا ہے اور باقاعدہ طور پر اس کی تحریک بکثرت کرتا ہے۔ آپ سے استدعا ہے کہ اپنے مال کے خرچ میں اور ہمدردی کے جذبات میں ان بچوں کو بھی شامل کریں جنہیں آپ کی مدد کی انتظار ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مال میں برکت دے' توفیق بڑھائے' وسعت دے' طاقت دے اور حوصلہ عطا کرے۔

سیکرٹری یکصد یتامیٰ کمیٹی
دار الضیافت ربوہ

آپ کا خط ملا

○ مکرم لطیف احمد شاد صاحب احمدیہ بکڈپو احمدیہ ہال کراچی سے لکھتے ہیں۔

بخدمت محترم جناب بزرگوارم نسیم سیفی صاحب

الفضل میں جو سلسلہ یاد رفتگان کا کافی عرصہ سے جاری ہے بڑا ہی بابرکت ایمان افروز اور باعث نمونہ ہوتا ہے خاص کر والدین کا ذکر خیر تو ایک صدقہ جاریہ ہے۔ میری ایک تجویز کتابیں لکھنے والوں سے درخواست کی صورت میں ہے وہ یہ کہ اب تک الفضل میں کافی مواد جمع ہو چکا ہو گا جو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو کوئی دوست کتابی صورت میں شائع کر دیں تو یہ بڑے ہی ثواب اور برکت کا موجب ہو گا۔ الفضل کے پرچہ میں چھپ جانا وقتی طور پر تو بہتر ہے لیکن آجکل دیکھا یہ گیا ہے کہ الفضل یا دوسرے پرچہ جات کو لوگ گھروں میں سنبھالتے نہیں ہیں اور یہ قیمتی سرمایہ محفوظ نہیں ہو رہا۔ اگر ابھی سے کوئی دوست اس نیک کام کا بیڑا اٹھالیں تو دینی اور دنیوی لحاظ سے یہ کام فائدہ مند باعث برکت اور ثواب ہو گا۔

امید ہے کہ اس کام کے لئے وقت دے کر کوئی دوست ضرور آگے آئیں گے۔

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محترم بریگیڈیر سید نصیر احمد شاہ (ر)

مسز نجمہ منصور

میرے ابو بریگیڈئر نصیر احمد شاہ پانچ بھائیوں میں اپنے والد ڈاکٹر سید ولائت شاہ صاحب کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔

ہمارے دادا جان نے حضرت بانی سلسلہ کی بیعت 1899ء میں کی اور پھر 1906ء میں قادیان آئے اور حضرت بانی سلسلہ سے شرف ملاقات بھی حاصل کیا اس طرح ہمارے ابو پیدائشی احمدی تھے۔

ابو اور ان کے سب بھائیوں نے قادیان کے بورڈنگ ہاؤس میں رہ کر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم حاصل کی۔ کیونکہ ہمارے دادا کی ملازمت مشرقی افریقہ میں رہی۔

ابو تعلیمی اعتبار سے کافی ہوشیار تھے۔ سکول کے ہر امتحان میں اپنی کلاس میں ہمیشہ اول آئے۔ اور میٹرک کے امتحان میں بھی سکول میں اول رہے۔ پڑھائی کا کام باقاعدگی سے کرتے۔ شور سے متاثر نہ ہوتے تھے۔ بعد میں لاہور جاکر احمدیہ ہوسٹل میں رہے اور تعلیم جاری رکھی۔ بالاخر گورنمنٹ کالج سے ایم اے کیا۔ ابو کا سارا تعلیمی زمانہ والدین سے دور ہوسٹلوں میں ہی گذرا۔

43ء میں فوج میں شامل ہوئے۔ اسی سال تمبر میں انڈین ملٹری اکیڈمی ڈیرہ دون سے کمیشن حاصل کیا۔ پھر مختلف یونٹوں میں سروس کے بعد 73ء میں بریگیڈئر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ اس کے بعد 6 سال کے لئے سول میں مرکزی جائنٹ سکریٹری کے عہدے پر سروس کی۔ اس ملازمت کو اختیار کرنے سے پہلے حضرت امام الثالث سے عرض کیا کہ میری خدمات جماعت کے لئے پیش ہیں۔ تو حضرت صاحب نے سروس کرنے کا مشورہ دیا۔

جس نئی یونٹ میں پوسٹ ہوتے تو جاتے ہی سب کو کھلم کھلا بتا دیتے کہ میں احمدی ہوں۔ اور میری بی بی پردہ کرتی ہیں۔ اس سے دوسرں کو کھسر پھسر کا موقعہ نہیں ملتا تھا۔ بعض جگہ چہ مگوئیاں ہوتیں مگر محض اتنی کہ نیا افسر جو آیا ہے قادیانی ہے مگر ہے بہت قابل۔ اپنا کام انتہائی دیانتداری اور خلوص سے کرتے۔ انہیں سالانہ رپورٹیں ہمیشہ اچھی ملتی رہیں۔ ویسے کہا کرتے تھے کہ افسر کی صلاحیتوں کا اندازہ اس کے ماتحتوں کے جائزے سے ہو سکتا ہے۔ بطور مثال ان کی یونٹ کا ایک جوان قبل از وقت ریٹائرمنٹ کے لئے متعلقہ افیسر کے سامنے پیش ہوا تو کہنے لگا کہ کرنل شاہ صاحب کے بعد کسی اور آفیسر کے ماتحت نوکری نہیں کرنی حالانکہ اس کی ترقی ہونے والی تھی۔

جی۔ ایچ۔ کیو میں زمینوں کی لاٹمنٹ کا ایک دفعہ محکمے کا بورڈ ہوا تو افسران بالا نے کہا کہ صدر بریگیڈئر نصیر کو بناؤ کیونکہ وہ انتہائی دیانتدار ہے حالانکہ ابو کا اس محکمہ سے تعلق نہ تھا۔

مارشل لاء میں بھی مختلف عہدوں پر کام کیا۔ مگر ہمیشہ بڑی ایمانداری سے۔ اور بڑی بڑی رشوتوں کی پیشکش کے باوجود دامن داغدار نہ ہونے دیا۔ ان کی طبیعت میں حرص قطعاً نہیں تھی۔ بڑے مطمئن اور متوکل تھے۔ انکا وصیت نمبر 9991 تھا۔ تنخواہ ملنے پر سب سے پہلے چندے کی رقم علیحدہ کرتے اور چندہ ادا کرتے وقت صاف نوٹ دیتے کہتے کہ حکم ہے کہ جو دوہ طیب ہو۔ ہر ماہ چندہ پیشگی ادا کرتے۔ حضرت صاحب کی طرف سے جو تحریک ہوتی وعدہ کے ساتھ ادائیگی بھی کرتے۔ تحریک جدید کے دفتر اول میں ان کا نام تھا علاوہ ازیں ہمارے دادا جان کی طرف سے انکی وفات کے بعد تحریک جدید کا چندہ بھی دیتے۔

حاجت مندوں اور مصیبت زدوں کا کام بڑی خوشی سے کرتے۔ مگر خاموشی کیساتھ۔ ریاء سے ہمیشہ دور رہے۔ اس بات کا فخر تھا کہ اعلیٰ عہدوں پر ایسے یادگاری کام کئے جن سے کم تنخواہ پانے والوں کو مستقل فائدہ ہوتا رہے۔

ایک مرتبہ اسلام آباد میں سہ فریقی کانفرنس جس یں محنت کش۔ آجر اور گورنمنٹ کے نمائندے ہوتے کچھ گرما گرمی والا ماحول پیدا ہوگیا۔ تو مرکزی وزیر صاحب نے ان سے کہا کہ شاہ صاحب کچھ بھی ہو آپ کل کی میٹنگ میں ضرور شامل ہوں۔ محنت کش طبقے کو ان پر بڑا اعتماد تھا اس لئے جو کہتے مان جاتے۔ چنانچہ ان کے سمجھانے پر اگلے روز ماحول پھر پرسکون ہوگیا اور اجلاس بخیروخوبی ختم ہوا۔

بہت صفائی پسند تھے۔ ہر روز شام کے وقت کھڑکیوں اور جالیوں کی جھاڑ پونچھ کرتے۔ ہماری امی کہتیں کہ تمہارے ابو کا وقت شروع ہو گیا۔ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنے کے عادی تھے۔ کہتے کہ یہ ہوسٹل کی تربیت کا نتیجہ ہے۔ اپنا ناشتہ خود تیار کرتے اور بعد میں برتن بھی صاف کر دیتے۔ ہر چیز میں سلیقہ تھا۔ ضروری کاغذات کی فائلیں بنالیتے تاکہ ضرورت کے وقت آسانی سے مل جائیں۔ میں کہتی ابو میری فائل کبھی نہ بنانا۔ مجھے یہ فائلیں اچھی نہیں لگتیں۔

حضرت امام جماعت الثانی سے والہانہ عقیدت تھی۔ ان کو ہمیشہ اپنے والد کا مقام دیا۔ حضرت صاحب اور ہمارے دادا کی وفات ایک ہی سال میں ہوئی۔ ابو کہتے کہ اب میں روحانی اور جسمانی دونوں لحاظ سے یتیم ہوگیا ہوں۔ حضرت صاحب کی تقاریر کے ٹیپ رکھے ہوئے تھے۔ جب سننے لگتے تو فرط محبت اور یاد سے آنسو بہہ پڑتے۔ اپنے پر ضبط نہ رہتا۔ پوری تقریر نہ سن سکتے۔ حضرت صاحب کے اپنے ہاتھ سے تحریر کردہ کچھ خطوط بھی سنبھال کر رکھے ہوئے تھے۔

بعد میں امام ثالث اور امام رابع سے بھی پوری عقیدت رکھی۔ ہر عبادت میں ائمہ کے لئے باقاعدگی سے دعا کرتے۔

احمدیت کے لئے بڑی غیرت تھی۔ تاکہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ احمدی ہو کر ایسا ہے۔ بتاتے کہ کئی جگہوں پر سب افسروں میں اکیلا میں ہی روزہ دار ہوتا۔ ملٹری ڈیلیگیشن کے ساتھ چین گئے تو یہی اکیلے باقاعدگی سے عبادت پڑھتے اور تلاوت کرتے۔

بات صاف اور برملا کرتے۔ اندر باہر سے ایک جیسے۔ کہتے کہ میں بڑے سے بڑے افسر سے آنکھ ملا کر بات کر سکتا ہوں۔ ہر فجر میں دعا کرتے کہ مولیٰ مجھے کسی انسان کا محتاج نہ بنانا۔ اس پر سختی سے پابند رہے۔

خودداری بہت تھی۔ ہم کہتے کہ آپ ناک پر بھی مکھی نہیں بیٹھنے دیتے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اکثر فوجی حیران ہوتے تھے کہ آپ کو اتنی اچھی اور لمبی سروس کے باوجود کوئی زرعی زمین الاٹ نہیں ہوئی۔ یہی جواب دیتے کہ میں نے کسی سے سوال کرنا مناسب نہ سمجھا۔

جماعت کا جو کام ملتا اسے بخوشی کرتے۔ مضامین کا اردو سے انگریزی میں ترجمہ بھی کرتے رہے۔ انگریزی اخبارات میں جب موقع ملتا احمدیت کا نقطہ نظر پیش کرتے۔

بچوں اور دیگر عزیزوں سے بہت پیار تھا۔ ان کے کام کاج کرنے میں بڑی خوشی محسوس کرتے۔ اگر کوئی کام کہہ دے تو اسے یاددہانی کرانے کی ضرورت نہ پڑتی۔ کہتے کہ یہ کام اب میرے ذمہ ہے آپ اسے بھول جائیں۔ یہ اصول انہوں نے فوج میں بطور کمانڈنگ آفیسر سیکھا تھا۔ بچوں اور چھوٹوں سے چیز نہ لیتے۔ اگر ہم اصرار کرتے تو کہہ دیتے کہ قدرت کا اصول ہے پانی اوپر سے نیچے کی طرف بہتا ہے۔

اولاد کے کبھی دست نگر نہ ہوئے۔ کہتے کہ اگر اللہ توفیق دے تو میں ہی انہیں دیتا رہوں۔ اللہ تعالیٰ نے حسب خواہش اس کی توفیق دی۔ اگر کسی دوست نے کوئی تحفہ دیا تو جب تک اس سے بہتر نہ دے دیتے چین نہیں آتا تھا۔

کہا کرتے تھے کہ ہمارے ہاں "بہو" کوئی لفظ نہیں۔ "بیٹی" ہے چنانچہ دونوں بہوؤں کو ہمیشہ بیٹی ہی جان کر حسن سلوک کیا۔ اپنی خوش دامن کو "اماں جی" ہی کہتے تھے۔ ان کے خسر مکرمی یحیی خان صاحب ہماری امی کی شادی سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔

شادی کے موقع پر ہر بچے کو (-) تحفہ دی۔ اس کے علاوہ سلسلے کی کتب بھی دیتے رہتے۔

قرض لینا ناپسند کرتے تھے۔ کوئی ضرورت مند ان سے لے لیتا تو اس سے واپسی کا تقاضہ نہ کرتے۔ اجرت دینے میں فیاض تھے۔ امی کے کہنے پر یہ جواب دیتے کہ چلو اگر میری وجہ سے کسی خدا کے بندے کو کھانا مل جائے تو یہ بھی ثواب ہے۔

کھیلوں میں بڑی دلچسپی لیتے۔ خود زیادہ ہاکی اور والی بال کھیلا لمبی دوڑ میں نمایاں رہتے۔ ملٹری اکیڈمی میں لمبی دوڑ میں اول رہے۔ کھلاڑیوں کی بڑی قدردانی اور حوصلہ افزائی کرتے۔

ہمارے پوچھنے پر بتاتے کہ کانگو میں یونٹ کی کمانڈ کا دور سب سے اچھا رہا۔ اپنے فوجی جوانوں کی بچوں کی طرح سے تربیت اور نگہداشت کی۔ وہ بھی ان پر جان چھڑکتے تھے۔ اتنے سال گذرنے پر بھی وہ ان سے ملنے آتے۔ جب کبھی ڈیوٹی پر کسی دستے کو بھجواتے تو دعا کے ساتھ رخصت کرتے۔ طبیعت میں مذاق بھی کافی تھا۔ جلدی گھل مل جاتے۔ ملنے والے کو غیریت کا احساس نہ ہونے دیتے۔ جسے ایک بار ملے پھر اس کا نام یاد رکھا۔

حضرت امام ثالث ایک مرتبہ افریقہ کے دورے سے واپسی پر لاہور ائرپورٹ پر تشریف لائے۔ وہاں جماعت کے دوستوں کا خاصا ہجوم تھا۔ سخت ہدایت تھی کہ مصافحہ نہیں کرنا۔ تاہم حضرت صاحب باہر جاتے جاتے بچوں کو اٹھا کر پیار کرلیتے۔ ابو کا حضرت صاحب سے ملنے کو بہت جی چاہ رہا تھا۔ آخر سوچ کر حضرت صاحب سے کہا کہ کاش ہم بھی بچے ہوتے۔ اس پر حضرت صاحب نے مسکراتے ہوئے آگے بڑھ کر گلے لگا لیا۔

صبح کی سیر پابندی سے کرتے۔ فاصلے اور وقت کا تعین کلام الٰہی کے اس حصے سے کرتے جو سیر کے دوران پڑھتے رہتے۔ صبح تلاوت اور حضرت بانی سلسلہ کی تحریر سے پہلے اخبار وغیرہ کچھ نہ پڑھتے۔ ہفتے میں ایک روز صرف دین حق اور احمدیت کے لئے دعا کرتے۔

نیا سال شروع ہوتا تو جائزہ لیتے کوئی ایسا عزیز یا دوست تو نہیں جو دوران سال روٹھ گیا ہو۔ ایسی صورت میں فوراً معافی کا خط لکھ دیتے۔ جس کے نتیجے میں وہ پہلے سے زیادہ قریب ہو جاتا۔ کہتے تھے کہ حضرت بانی سلسلہ کی تعلیم ہے سچے ہو کر بھی تذلل اختیار کرو۔ اختلاف رائے تو ہو ہی جاتا ہے مگر اصول پر سمجھوتا نہ کرتے۔ مگر جہاں نظام سلسلہ کی بات آتی تو اپنا موقف چھوڑ دیتے۔

الفضل اور "لاہور" تو گھر میں باقاعدہ آتے تھے۔ دوسرے جماعتی رسائل مصباح اور جریدے بھی آتے تھے۔ مکرم محترم نسیم سیفی صاحب کی ادارت کے دور میں الفضل شروع سے آخر تک پڑھتے۔

پسماندگان میں ہماری امی کے علاوہ بڑے بھائی کرنل شمیم انکی بی بی روبی۔ بجگان اور امریکہ میں مقیم چھوٹے بھائی سلیم۔ انکی بی بی ثمینہ اور بچگان۔ میں اور میرے بچے شامل ہیں۔

اے جانے والے ہم تمہاری کس کس بات کو یاد کریں۔ ہمارے لئے تم ایک سایہ دار درخت تھے اور آئیڈیل (Ideal)۔ اللہ کا شکر ہے تم نے آخر تک بھرم کو قائم رکھا۔

آخر میں احباب جماعت سے درخواست ہے، کہ انکی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ اور ہم پسماندگان کے لئے کہ مولیٰ کریم اپنے فضلوں کے سایہ تلے رکھے۔ آمین

ٹارگٹ شعبہ اشاعت

1۔ اس سال ہر مجلس، ضلع اور علاقہ اپنا ٹارگٹ تشحیذ الاذھان پورا کرنے کی کوشش کریں کہ ہر احمدی گھرانے میں تشحیذ ضرور جائے۔

2۔ جن بچوں کے تشحیذ بند ہو گئے ہیں ان سے رابطہ کر کے جاری کروائیں۔ مہتمم اطفال الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالسمیع نون

خان بہادر ملک صاحب خان نون ڈپٹی کمشنر(ر)

سب تحصیل بھیرہ میں نون قوم 12 دیہات اور وسیع اراضیات کی مالک ہے ضلع سرگودھا کے رؤسا میں نمبر ایک پر اس کا شمار ہوتا ہے بہت عمدہ اور اعلیٰ قسم کے مختلف پھلوں کے باغات اگانے میں علاقے کے زمینداروں سے سبقت لے گئے ہیں سپاہ گری بھی ان کا پیشہ تھا اس قوم میں بڑے بڑے نامی فوجی افسر ہوئے اعلیٰ سول عہدوں پر بھی فائز رہے۔ سر فیروز خان صاحب نون کے والد نواب ملک حیات صاحب انگریزوں کے دور میں کمشنر تھے اور سر فیروز خان صاحب گورنر، وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم پاکستان ہوئے اسی رئیس خاندان میں سے ایک وہ بھی ہوئے جو دیانتداری اور بہادری اور راست روی اور راستبازی میں اور عبادت گزاری اور تقویٰ کی باریک راہوں کی تلاش میں ساری قوم اور برادری میں یکتا اور بے مثال تھے انہی کے متعلق ایک انقلاب آفرین واقعہ لکھنے کا ارادہ کیا ہے۔

یہ ملک صاحب خان صاحب نون تھے۔ جو "ممبر برٹش ایمپائر" اور "خان بہادر" کے خطاب یافتہ تھے ڈپٹی کمشنر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے قریباً 60 سال کا واقعہ ہے امرتسر میں سٹی مجسٹریٹ تعینات تھے۔ ہر چند کہ پرانی ہے دلچسپ کہانی ہے وہاں کا ڈپٹی کمشنر ایک متعصب اور حاسد سکھ تھا نون صاحب رئیس ابن رئیس تھے نئی موٹر کار جو اس زمانے بہت شاذ ہی کسی کے پاس ہوتی تھی ملک صاحب کے پاس تھی اور پھر نجی نوکروں کا لشکر شکار کھیلنے کے لئے کتے اور اعلیٰ نسل کے گھوڑے ملک صاحب کے شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ میں چار چاند لگا رہے تھے اور سکھ ڈپٹی کمشنر حسد میں جل بھن گیا اور ملک صاحب کو زِچ کرنے کے لئے اس نے ملک صاحب کو اتنا کام دیدیا جو تین مجسٹریٹوں سے بھی ختم ہونے والا نہیں تھا اور اس کی غرض یہ تھی کہ ملک صاحب فرائض کی سرانجام دہی میں ناکام ہوں اور افسران بالا کو ان کی ناکامی کی رپورٹ بھجوادی جائے ملک صاحب بہت بہادر شخص تھے انہوں نے اس چیلنج کو قبول کیا اور عدالت کے ریٹائرنگ روم میں ڈیرہ ڈال دیا اور دن رات کام کر کے سارا کام بخوبی مکمل کر لیا۔

اسی دوران ایک رات ملک صاحب پچھلے پہر کی عبادت کے بعد اور فجر سے پہلے لیٹ گئے۔ ایک رؤیا دیکھی جس کے نتیجہ میں احمدیت قبول کرلی۔

نوجوانی میں عبادات کے پابند تھے بلکہ آخر شب آہ وزاری کرنے کے عادی بھی تھے حضرت امام جماعت الثانی کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو سونا کندن بن گیا۔ لمبا قد شاہانہ چہرہ عطا ہوا تھا آنکھوں سے محبت اور شفقت کی پھوار برستی تھی کشادہ پیشانی ان کے وسیع قلب کی علامت تھی لباس تقویٰ خوب سجتا تھا غربا پروری اور زخمی دلوں پر پھایہ رکھنا ان کا دستور تھا امام جماعت کی اطاعت میں بے حد محتاط تھے حضرت صاحب کی خواہشات کو بھانپ لینے کی کوشش میں رہتے اور اس راہ میں خاندانی وجاہت خان بہادری اور دنیاوی شان و شوکت اور جاہ و جلال کو چھوڑ کر عشق محبوب میں دیوانگی کی حدوں کو چھونے لگے مگر آقا کے آگے خاک نشینی نے ان کے رعب و دبدبہ اور عز و وقار میں اور بھی اضافہ کر دیا میں نے وزیر اعظم پاکستان جناب ملک فیروز خان صاحب نون کو حد درجہ مودب طریق پر ان کے سامنے کھڑے دیکھا ہے۔ بات کہاں ملوکانہ فخر وجاہ میں ہے جو بات مرد قلندر کی اک نگاہ میں ہے۔

یہ نون صاحب ایثار و اخلاص کے پیکر احمدیت کے لئے بڑی غیرت رکھتے تھے روسا ضلع اور اعلیٰ افسران میں اپنی شانِ تقویٰ کی وجہ سے ان کا مقام و مرتبہ ایک بلند و بالا محکم ستون کی مانند تھا غریب پروری ان کا خاص وصف تھا کسی ستم رسیدہ کا علم ہوتا تو اس کے سارے ہم و غم اپنے سینے میں منتقل کر لیتے اور پھر ڈنکے کی چوٹ اس کی مدد کے لئے کمربستہ ہو جاتے اس ضمن میں ان کی بے خوفی اور بہادری اور دلیرانہ جدوجہد کی دلکش اور خوبصورت مثالیں میری گوش شنید اور چشم دید ذہن میں مستحضر ہیں مگر طوالت کا خوف بیان کرنے میں مانع ہے۔

حضرت صاحب کی جلسہ سالانہ کی تقریر سے متاثر ہو کر دو مربعہ نہری اراضی جو پختہ سڑک رونده سردار پور نون پر واقع تھی تحریک جدید کے نام منتقل کر دی۔

فقیر اپنا اثاثہ راہِ مولیٰ میں لٹاتے ہیں
کبھی یہ حوصلہ دیکھا نہیں ہے تاجداروں میں

84 سال کی عمر پائی بالآخر 17 جولائی 1966ء کو یہ عشق و وفا کا پیکر اور زہد و تقویٰ اور رضائے باری تعالیٰ کی راہوں کا مسافر اللہ کے حضور حاضر ہو گیا۔

پہلے ہی کم تھی قریۂ جاناں میں روشنی
اور اس پہ کچھ چراغ بھی کم کر دیئے گئے

بہت سے احباب موضع فتح آباد نون میں ان کی الوداعی تقریب میں شمولیت کے لئے سرگودھا اور ربوہ سے تشریف لے گئے جن میں ہمارے موجودہ امام ہمام حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور حضرت مولانا ابو العطاء صاحب اور حضرت مرزا عبدالحق صاحب صوبائی امیر جماعت احمدیہ بھی شامل تھے۔

تدفین کے روز ہی یہ محسوس ہونے لگا تھا کہ وہ شمع جو امرتسر میں ایک رات کے پچھلے پہر اللہ کے حکم سے روشن ہوئی تھی اور پھر نصف صدی تک ضوفشانی کرتی رہی وہ ٹمٹمانے لگی ہے اور فتح آباد کی بستی جسے جناب ملک صاحب کی درخواست پر حضرت امام جماعت الثانی کے قدموں نے بھی برکت بخشی تھی اس سے سرکاری نعما اور برکات 17 جولائی 1966ء کو چھینی جارہی تھیں۔

صد حیف 17 جولائی کا 63 سال کے عرصے کے بعد تو ار د بھی کتنا الم ناک بنا ہر انسان نے مرنا ہے اس لحاظ سے یہ انوکھا سانحہ نہیں تھا لیکن رونا اس پر آیا کہ ایک اہل کمال اٹھ گیا ہے اور اس کی جگہ خالی ہو گئی ہے ملک صاحب کے باغ میں بڑی امیدوں کے صدقے میں بہار آئی تھی مگر افسوس کہ اسے خزاں میں بدلتے دیر نہ لگی اور فتح آباد پر وہ ناساعد زمانہ آیا کہ اس دور میں محبتیں نیلام ہو گئیں۔ اس دور میں وفاؤں کے بیوپار ہو گئے۔ میں جب کبھی موقعہ ملے تو اس بستی میں ملک صاحب کی قبر پر دعا کے لئے حاضر ہوا کرتا ہوں۔ نہ وہ وسیع اراضیات جو 47 مربع پر پھیلی ہوئی تھیں نہ وہ باغات نہ اعلیٰ نسل کے گھوڑے اور نہ مال مویشی باقی رہے اب یہ بستی اور اس کی وسیع جائیدادیں غیروں کی ملکیت ہیں۔ آں قدح بشکست آں ساقی نماند۔ چشم تصور میں 1966ء سے پہلے کی رونقیں کبھی دربار عام کے نظارے کبھی خواص اور رؤسا ضلع اور اعلیٰ افسران کی عقیدتمندانہ حاضریاں، کبھی جبر و ستم کے پسے ہوئے لوگوں کی قطاریں کبھی علاقے کے فرعون صفت چوروں ڈاکوؤں اور وڈیروں سے مظلوموں سے لوٹے ہوئے اموال کی واپسی کے پرہیبت اور پر جلال نظارے دیکھتا ہوں پھر وہ نظارہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے کہ کس طرح یہ رئیس نون اپنے آقا و مطاع کے قدموں میں نہال بیٹھ کر مسرتوں سے جھوم رہا ہے اور اسے بجا طور پر فخر محسوس ہو رہا ہے کہ کنواں پیاسے کے پاس چل کر آگیا ہے۔

میری ٹوٹی پھوٹی عبارتیں نہ اس عاشق زار کے دل کا نقشہ کھینچ سکتی ہیں نہ اس کے اٹھ جانے کے بعد در و دیوار کی حالت زار بیان کر سکتی ہیں۔

اس بستی کی بہاریں دیکھی تھیں اب پت جھڑ کا موسم دیکھا نہیں جاتا دل بیٹھنے لگتا ہے نحوستوں تاریکیوں اور اداسیوں نے اس مقام کو گھیر رکھا ہے۔

حضرت امام ثالث نے مجھے تعلق قائم رکھنے کا تاکیدی ارشاد فرمایا تھا سو اس پر عمل ہے۔ اللہ کی رحمت سے کیا بعید کہ بھنے ہوئے بیج سے بھی روئیدگی پھوٹ پڑے کہ مردوں سے زندہ پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

میں قارئین کرام سے جناب ملک صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں نیز یہ بھی دعا کریں کہ ملک صاحب کے ایمان وایقان کا ترکہ جو سونے کی ڈلی کی صورت تھا اور جو اب مٹی میں مل چکا ہے پھر اپنی چمک دمک دکھائے جیسے 30 برس پہلے تھا اب تو اس گاؤں کے در و دیوار اور اس کی حسرت و یاس میں ڈوبی ہوئی فضائیں گنگناتی محسوس ہوتی ہیں۔

آندھیو جاؤ اب کرو آرام
ہم خود اپنا دیا بجھا بیٹھے

یا اللہ رحم فرما۔

○○○

○

وقت تلوار ہے چلنے سے زیاں ہی ہو گا
روز دنیا میں جو ہوتا ہے بیاں ہی ہو گا

بلبلِ نغمہ سرا لاکھ اُڑائے تانیں
یہ ترنّم بھی تو اک رنگِ فغاں ہی ہو گا

چاہے جتنے کوئی تعمیر کرے شیش محل
آخرِ کار تو مٹی کا مکاں ہی ہو گا

اس قدر طُرّۂ دستار کو اُونچا نہ اُڑا
یہ پھریرا تری غفلت کا نشاں ہی ہو گا

رنجِ فرقت میں مجھے صبر کی تلقین نہ کر
تیغۂ غم کے لئے ضبط فساں ہی ہو گا

یہ نصیر ایک یا دو ہی پہ تو موقوف نہیں
جو بھی اس خاک سے اُبھرا ہے نہاں ہی ہو گا

نصیر احمد خان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

یاسر عرفات کی دھمکی

اسرائیل کے وزیر اعظم اور فلسطینی صدر دو دن کے وقفے سے امریکہ کے صدر بل کلنٹن سے ملاقات کر رہے ہیں۔ امریکہ روانگی سے قبل یاسر عرفات نے ایک بڑی عوامی ریلی سے خطاب کیا اور اس میں پرجوش انداز میں تقریر کرتے ہوئے اسرائیل کو دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے امن معاہدے پر عمل کرتے ہوئے بقیہ علاقے فلسطین کی انتظامیہ کے حوالے نہ کئے تو تحریک انتفادہ دوبارہ شروع کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ علاقے میں قیام امن کے لئے ضروری ہے کہ اسرائیل معاہدے پر عمل کرے اور قیام امن کے تعطل کو دور کرے۔ مغربی علاقے سے فوری طور پر اپنی فوج واپس بلائے۔ انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم ایک ایسی ریاست کے قیام کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں جس کا دارالحکومت بیت المقدس ہوگا۔ اسرائیل کی طرف سے جو اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ وہ قیام امن کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔

ادھر اسرائیلی وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو نے کہا ہے کہ مغربی کنارے سے اسرائیل کی فوجیں نہیں نکالی جائیں گی۔ اور ہم اپنے وعدے تب پورے کریں گے جب فلسطین کی انتظامیہ دہشت گردی کے خاتمے کے متعلق اپنے وعدے پورے کرے گی۔ یاسر عرفات اپنے عہد و پیمان پورے کریں تو ہم بھی اپنے وعدے پورے کر دیں گے۔ انہوں نے یاسر عرفات کو مشورہ دیا کہ وہ پی ایل او کے آئین میں ترمیم کر کے اس میں سے مذہب کو نکال دیں تو وہ یہودیوں میں بھی مقبولیت پا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جوں جوں وقت گزر رہا ہے حالات قابو سے باہر ہوتے جا رہے ہیں ہمارا مطالبہ ہے کہ یاسر عرفات دہشت گردی ختم کرنے کے بارے میں اپنے وعدے پورے کریں۔

اسرائیلی کابینہ نے نیتن یاہو کو اختیار دیا ہے کہ امریکی صدر سے ملاقات کے دوران مغربی کنارے سے فوجوں کی واپسی کے موضوع پر مذاکرات کر سکتے ہیں۔ تاہم یہ فیصلہ کابینہ کرے گی کہ کون سا اور کتنا علاقہ فلسطینی انتظامیہ کے حوالے کرنا ہے۔ اور دریائے اردن کے مغربی کنارے سے اسرائیل کی فوجوں کی واپسی کس حد تک ہونی چاہئے۔

OOO

الجزائر میں خونریزی کا ذمہ دار کون ہے؟

عام طور پر مغربی ذرائع ابلاغ یہ تاثر دے رہے ہیں کہ الجزائر میں خونریزی کی ذمہ دار اسلامک سالویشن فرنٹ کی ایک ذیلی تنظیم ہے۔ لیکن الجزائر کے ایک سابق اعلیٰ فوجی افسر نے انکشاف کیا ہے کہ یہ قتل و غارت گری الجزائر کی فوج کر رہی ہے اور یہ خونریزی ان علاقوں میں ہو رہی ہے جہاں پہ بسنے والے لوگوں نے 1992ء کے انتخابات میں اسلامک سالویشن فرنٹ کو ووٹ دیئے تھے۔ یہ قتل و غارت ان لوگوں کو سزا دینے کے لئے ہے۔

الجزائر کی حکومت نے ان اطلاعات کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ فوج ملک میں امن و امان قائم کرنے میں کوشاں ہے لیکن یہ بات ممکن نہیں ہے کہ ہر الجزائری کے ساتھ مسلح افواج کے جوان 24 گھنٹے تعینات کئے جا سکیں۔ کیونکہ جس طرح کے حالات ملک کے اندر پائے جاتے ہیں اس سے کسی بھی جگہ خونریزی کا امکان ہو سکتا ہے۔

1992ء کے بعد سے اب تک 60 ہزار سے زائد افراد اس باہمی لڑائی کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں اور ابھی تک اس قتل عام کے رکنے کے کوئی آثار نظر نہیں آ رہے۔

تازہ خبروں کے مطابق دارالحکومت الجزیرہ کے جنوب میں دو الگ الگ واقعات میں مزید 40۔افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ الجزائر کے اخبارات کے حوالے سے بی بی سی نے بتایا ہے کہ الجزیرہ کے جنوب میں 100 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک جگہ پر 25۔ افراد کے گلے کاٹ دیئے گئے۔ جبکہ ایک اور گاؤں میں 15۔افراد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

OOO

افغانستان میں شدید سردی

افغانستان کے مختلف علاقوں میں شدید سردی سے درجنوں افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ جبکہ موسم کی شدت کی وجہ سے افغان دھڑوں میں لڑائی کا سلسلہ بھی عارضی طور پر معطل ہو کر رہ گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق کابل میں برف پڑی ہوئی ہے۔ اور سردی کی شدت میں اضافہ ہو گیا ہے۔ شدید سردی سے مختلف علاقوں میں کئی افراد کے مرنے کی اطلاع بھی ملی ہے۔

ریڈ کراس کے رابطہ افسر نے کہا ہے کہ افغانوں میں تکالیف کو برداشت کرنے کا بڑا حوصلہ ہے مگر شدید سردی نے ان کا یہ حوصلہ ختم کر دیا ہے۔ معاشی بدحالی کے باعث لوگ بھوکے مر رہے ہیں۔ ریڈ کراس کابل اور اردگرد کے 70 ہزار خاندانوں کی امداد کر رہی ہے۔ انہیں خوراک اور دیگر ضروری چیزیں دی جا رہی ہیں۔ تاہم یہ خوراک ناکافی ہے۔ لوگوں نے خوراک حاصل کرنے کے لئے گھروں کا سامان بیچ دیا ہے۔ بازاروں میں کھانے پینے کی اشیاء کی قلت نہیں مگر لوگوں کی قوت خرید ختم ہو چکی ہے۔

OOO

جکارتہ میں مظاہرہ

انڈونیشیا کے موجودہ صدر سوہارتو 32 سال سے ملک کے سربراہ چلے آ رہے ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اب لوگ ان سے تنگ آ چکے ہیں۔ سینکڑوں مظاہرین نے پارلیمنٹ ہاؤس تک جلوس نکالا اور صدر سوہارتو سے ملک کے اقتصادی بحران کی وجہ سے استعفیٰ دینے کا مطالبہ کیا۔ وائس آف امریکہ کے مطابق حالیہ بحران سے متاثر ہونے والوں نے صدر سوہارتو سے مطالبہ کیا کہ وہ آئندہ صدارتی انتخاب جو مارچ میں ہوگا صدارتی امیدوار نہ بنیں۔ اور سابق صدر اور انڈونیشیا کی جنگ آزادی کے ہیرو سوکارنو کی بیٹی میگاوتی سوکارنو کو ملک کا صدر بنایا جائے۔

حکمران گولک پارٹی صدر سوہارتو کی حمایت کر رہی ہے۔ صدر سوہارتو کی صحت کمزور ہے لیکن اس کے باوجود انہوں نے اپنے کسی جانشین کا اعلان نہیں کیا۔ میگاوتی سوکارنو نے دو ہفتے قبل صدارتی انتخاب میں حصہ لینے کا اعلان کیا۔ صدر سوہارتو کے مخالفین کا کہنا ہے کہ وہ ملک میں اقتصادی بحران کے پیش نظر ملک میں سیاسی تبدیلی چاہتے ہیں۔

OOO

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 31436 میں سلمیٰ وارث بیوہ عبدالوارث قوم چانڈیو پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت 1956ء ساکن مورو ضلع نوشہرو فیروز سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-9-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والد 2 ایکڑ زمین واقع دیہہ گجر بارڑی ضلع ٹھٹھہ مالیتی۔/20000 روپے۔ 2۔ ترکہ خاوند ڈیڑھ ایکڑ زمین واقع دیہہ کھوکھر ضلع نوشہرو فیروز مالیتی۔/60000 روپے۔ 3۔ نقد رقم۔/12500 روپے۔ 4۔ مکان برقبہ 2200 مربع فٹ واقع مورو شہر مالیتی تین لاکھ کا 1/8 حصہ۔/37500 روپے۔ 5۔ ترکہ بیٹی طلائی زیورات وزنی 20 گرام مالیتی۔/9000 روپے۔ اور حق مہر وصول شدہ زیور طلائی 3 تولہ مالیتی۔/16200 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2500 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سلمیٰ وارث ساکن مورو C/O الفرقان جنرل سٹور شاہی بازار مورو ضلع نوشہرو گواہ شد نمبر1 محمد اسد اللہ چانڈیو داماد موصیہ وصیت نمبر 25196 گواہ شد نمبر2 محی الدین چانڈیو بیٹا موصیہ۔

مسل نمبر 31437 میں محمد ضیاء اللہ ولد محمد اسد اللہ قوم چانڈیو پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قمر آباد P/O خاص نوشہرو فیروز سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-9-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پرائز بانڈ مالیتی۔/500 روپے۔ 2۔ ترکہ والدہ سے طلائی زیور ساڑھے بارہ گرامز مالیتی۔/5600 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد ضیاء اللہ ساکن قمر آباد ضلع نوشہرو سندھ گواہ شد نمبر1 عبدالهادی ساجد وصیت نمبر 16909 دادا موصی گواہ شد نمبر2 محمد اسد اللہ وصیت نمبر 25196۔

مسل نمبر 31438 میں ناصر احمد واہلہ ولد محمد امین قوم واہلہ پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نسیم آباد فارم ضلع عمرکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-9-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین برقبہ 28 ایکڑ مالیتی۔/1120000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ناصر احمد واہلہ نسیم آباد فارم عمرکوٹ سندھ گواہ شد نمبر1 منور احمد نسیم آباد فارم ضلع عمرکوٹ سندھ گواہ شد نمبر2 چوہدری منیر ذوالفقار نسیم آباد فارم ضلع عمرکوٹ سندھ۔

مسل نمبر 31439 میں خالدہ بیگم زوجہ چوہدری ناصر احمد واہلہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نسیم آباد فارم عمرکوٹ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-9-26 میں وصیت کرتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 8 تولہ مالیتی۔/40000 روپے۔ اور حق مہر۔/7000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ خالدہ بیگم نسیم آباد فارم ضلع عمرکوٹ سندھ گواہ شد نمبر1 چوہدری ناصر احمد والہ مسل نمبر31438 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 چوہدری منیر ذوالفقار ناصر آباد سندھ۔

مسل نمبر31440 میں زینب بی زوجہ رانا رحمت اللہ قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر41 جنوبی سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 97-8-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی ساڑھے آٹھ تولہ مالیتی۔/42500 روپے۔ اور حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زینب بی بی چک نمبر41 جنوبی ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر1 رانا رحمت اللہ وصیت نمبر26230 گواہ شد نمبر2 محمد حیدر سیکرٹری مال چک نمبر 41 جنوبی ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر31441 میں رقیہ خانم زوجہ ملک مجید احمد قوم ریحان پیشہ خانہ داری عمر54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چھنی تاجہ ریحان ضلع سرگودھا حال راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 97-5-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی ساڑھے پانچ تولہ 23700 روپے۔ اور وصول شدہ حق مہر۔/300 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رقیہ خانم زوجہ ملک مجید احمد مکان نمبر42/C پولیس لین نمبر1 راولپنڈی گواہ شد نمبر1 ملک سعید احمد ریحان وصیت نمبر28248۔ گواہ شد نمبر2 ملک محمد عبداللہ ریحان وصیت 29486 برادر موصیہ۔

مجلس موصیان اور وقف عارضی

○ "موصی صاحبان کا ایک بڑا گہرا اور دائمی تعلق (کلام الٰہی) سیکھنے، (کلام الٰہی) کے نور سے منور ہونے۔ (کلام الٰہی) کی برکات سے مستفیض ہونے اور (کلام الٰہی) کے فضلوں کا وارث بننے سے ہے۔ اسی طرح (کلام الٰہی) کے انوار کی اشاعت کی ذمہ داری بھی ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔..... اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم (کلام الٰہی) اور وقف عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور یہ سارے کام ان کے سپرد کئے جائیں۔

اس لئے آج میں موصی صاحبان کی تنظیم کا خدا کے نام اور اس کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے اجرا کرتا ہوں۔ تمام ایسی جماعتوں میں جہاں موصی صاحبان پائے جاتے ہیں ان کی ایک مجلس قائم ہونی چاہئے۔ یہ مجلس باہمی مشورے کے ساتھ اپنے صدر کا انتخاب کرے منتخب صدر جماعتی نظام میں سیکرٹری وصایا ہوگا۔ اور اس صدر کے ذمہ علاوہ وصیتیں کرانے کے یہ کام بھی ہوگا کہ وہ گاہے بگاہے مرکز کی ہدایت کے مطابق وصیت کرنے والوں کے اجلاس بلائے۔ اس اجلاس میں وہ ایک دوسرے کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کریں جو ایک موصی کی ذمہ داریاں ہیں۔ یعنی اس شخص کی ذمہ داریاں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بشارت ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا کے سارے فضلوں اور اس کی ساری رحمتوں اور اس کی ساری نعمتوں کا وہ وارث ہے"۔

(الفضل 10 اپریل 1966ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (وقف عارضی))

امراء اضلاع اور وقف عارضی

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

"...... امراء اضلاع کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہئے۔ .... امراء اضلاع جماعت کے مستعد اور مخلص احباب کو اپنی ذمہ داری کی طرف متوجہ کریں تا زیادہ سے زیادہ احمدی اس مقصد (وقف عارضی۔ ناقل) کے پیش نظر اور خدمت دین کے لئے اپنے وقت کا ایک تھوڑا اور حقیر سا حصہ پیش کریں"۔

(الفضل 13 اپریل 66ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (وقف عارضی))

بقیہ صفحہ 2

دعائیں حاصل کریں گے۔ اس زمانہ میں روحانی خزائن کا بے پناہ ذخیرہ ہمیں عطا کیا گیا ہے آپ اس کے دائرہ کو اپنے تک محدود نہ رکھیں اور صرف آپ سے ملنے والے دوست ہی متمتع نہ ہوں بلکہ اس کو تحریر میں لا کر ماہنامہ انصار اللہ کے لئے ہمیں ارسال کریں تا آپ کی قیمتی تحریرات کو شائع کر کے اس سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد میں وسعت پیدا کی جا سکے۔

ماہنامہ انصار اللہ آپ کا اپنا رسالہ ہے جس سے انصار، خدام، اطفال اور لجنہ اماء اللہ کی ممبرات سب ہی یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اگر آپ نے اپنے نام جاری کروایا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو وسعت مال سے نوازا ہے تو آپ ان کے نام بھی ماہنامہ انصار اللہ جاری کروائیں جو علم کی پیاس رکھتے ہیں لیکن خریدار بننے کی استطاعت نہیں رکھتے نیز ان کو بھی اس کار خیر میں شامل کر سکتے ہیں جو نومبایعین ہیں اور ان کے علم کو بڑھانے کی وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

ماہنامہ انصار اللہ کا سالانہ چندہ 60 روپے ہے۔ چندہ ادا کرنے کے بعد گھر بیٹھے یہ قیمتی رسالہ آپ کے گھر پہنچنا شروع ہو جائے گا۔ ملنے کا پتہ دفتر مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ ہے۔ آج ہی اپنے علم کا ذخیرہ بڑھانے کے لئے رسالہ کے حصول کے لئے عملی قدم اٹھائیں۔ رسالہ کی افادیت کو بڑھانے کے لئے ہم آپ کے قیمتی مشورہ کے منتظر ہیں۔

قائد اشاعت
مجلس انصار اللہ پاکستان

○○○

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی سوانح حیات

تحدیث نعمت

ملنے کا پتہ

طاہر کمپوزنگ سنٹر، گابا بلڈنگ، رائل پارک، لاہور

فون : 636 6931-631 1931

For Genuine TOYOTA Parts

AL-FURQAN MOTORS (PVT) Limited

47- TIBET CENTRE
M.A. JINNAH ROAD
KARACHI

Al-Furqan Motors (Pvt) Limited

Phone
021-7724606-7-9

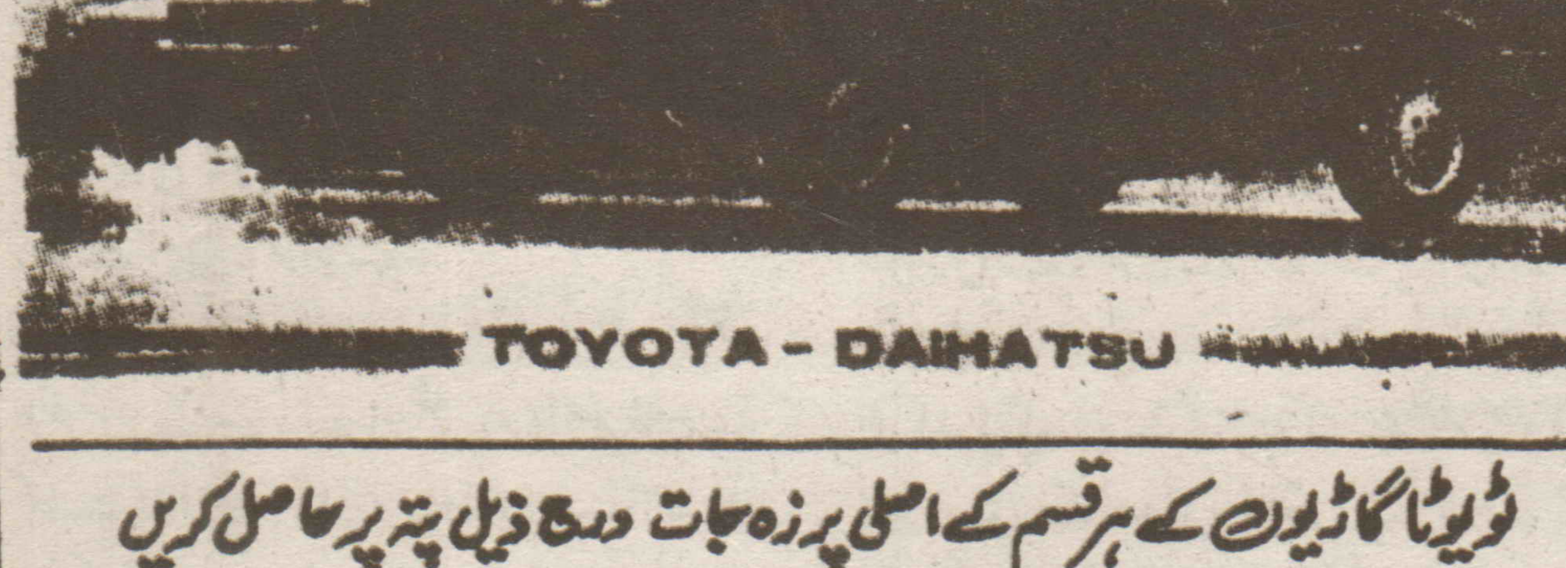

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ
کراچی نمبر 3

فون : 021-7724606
7724607-7724609

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 4- جنوری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ نارووال ظفروال روڈ پر ویگن اور کوچ ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش میں ٹکرا گئیں جس کے نتیجہ میں 32- افراد جاں بحق اور 60 زخمی ہو گئے ہیں۔ جائے حادثہ پر سڑک خون سے بھر گئی۔ گاڑیوں کے پرخچے اڑ گئے۔ ایک اور خبر کے مطابق جاں بحق ہونے والوں کی تعداد 40 تک پہنچ گئی ہے۔

○ سرگودھا پولیس اور انتظامیہ کی کھلی بغاوت کے نتیجہ میں کمشنر سرگودھا قتل کیس میں سزا سننے کے بعد ایس پی بھکر۔ ڈی ایس پی میانوالی اور انسپکٹر عدالت سے اپنی گاڑیوں میں فرار ہو گئے۔ کسی نے انہیں روکنے کی کوشش نہ کی۔ پولیس اور جیل حکام نے عدالت کے حکم پر عمل کرنے کی بجائے جج کو یرغمال بنالیا اور جیل حکام نے بھی سزا یافتہ افسروں کو حوالات میں بند کرنے سے انکار کر دیا۔ خبر کی اشاعت رکوانے کے لئے پولیس نے مقامی اخبارات کے دفاتر پر چھاپے مارے۔ قومی اخبارات کی تقسیم اور ترسیل تین گھنٹے رکی رہی۔ کیونکہ اخبارات نے کمشنر سرگودھا قتل کیس کی خبر نمایاں انداز میں تیار کر رکھی تھی۔ پولیس نے صحافیوں پر تشدد بھی کیا۔ اور اخبارات کے بنڈل ضائع کر دیئے۔ خصوصی عدالت نے باعزت بری ہونے والے پانچ ملزموں کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم پر دوبارہ نقص امن کے تحت گرفتار کر کے تین ماہ کے لئے نظر بند کر دیا ہے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف کی ہدایت پر عید الفطر پر قیدیوں کی سزاؤں میں معافی کا خصوصی پیکج تیار کیا گیا ہے۔ مرد قیدیوں کو تین ماہ اور خواتین کو چھ ماہ کی معافی ملے گی۔ 65 سال سے اوپر خواتین اور 70 سال سے زیادہ عمر کے مردوں کی تمام سزا معاف کر دی جائے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے دفتر کی گاڑی کا فیملی کے لئے استعمال غیر قانونی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ سرکاری دفاتر اور سٹاف گاڑیوں کے علیحدہ علیحدہ استعمال کے بارے میں رولز بنائے جائیں۔

○ سوئی گیس کے افسران نے 15 فیصد نرخ بڑھانے کا مطالبہ کر دیا ہے۔

○ بارہ سیاسی جماعتوں کے اتحاد پاکستان نیشنل کانفرنس کے صدر ایئر مارشل (ر) اصغر خان نے کہا ہے کہ اسلام آباد میں مولویوں نے مسجد مافیا قائم کر لیا ہے۔ دہشت گردی میں اندرونی ہاتھ ملوث ہے۔ حکومت مذہبی جماعتوں پر پابندی لگائے۔ امام مسجد کے لئے گریجوایشن لازمی قرار دی جائے۔

○ ممتاز عالم دین و ذاکر علامہ عرفان حیدر عابدی اور ان کی اہلیہ سپرہائی وے پر حادثہ میں جاں بحق ہو گئے ہیں۔

○ سپاہ صحابہ کے کارکنوں نے راولپنڈی، فیصل آباد، ملتان آزاد کشمیر، سرحد کراچی اور ملک کی بڑی بڑی مساجد میں مولانا اعظم طارق اور دیگر رہنماؤں کی گرفتاریوں کے خلاف یوم احتجاج منایا اور کہا کہ وزیر اعلیٰ خاک سزا دیں گے فرقہ پرست تو ان کی گود میں بیٹھے ہیں۔ حلیفوں سے حق وفاداری نبھانے کے لئے انہیں سرکاری پروٹوکول میں فرقہ پرستی اور دہشت گردی کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔

○ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے ارکان پارلیمنٹ اور سرکاری افسران کی طرف سے سرکاری رہائش گاہوں خاص طور پر فیڈرل لاجز کے کرایوں کی مد میں کروڑوں روپے ادا نہ کرنے پر شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ نادہند وزیروں کو بھی سرکاری رہائش گاہیں نہ دی جائیں۔ سیکرٹری تعمیرات نے کہا کہ وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے رہائش کے لئے اپنے استحقاق سے زائد مراعات مانگیں پی ڈبلیو ڈی نے انکار کر دیا تو وزارت خزانہ نے انہیں رقم فراہم کر دی۔

○ انڈونیشیا، تھائی لینڈ ملائیشیا اور کوریا نے پاکستانی برآمدات کے اڑھائی ارب روپے ادا کرنے سے معذوری ظاہر کر دی ہے۔

○ لاہور میں جمعۃ الوداع کے روز رینجرز نے اپنی ذمہ داریاں سنبھال لیں۔

○ حکومت نے اڑھائی لاکھ ٹن گندم امریکہ سے اور دو لاکھ پچپن ہزار ٹن گندم آسٹریلیا سے خرید لی ہے۔

○ وزیر اعظم نے نیشنل بینک کی نجکاری روک دی ہے۔

○ سابق گورنر پنجاب اور معروف مذہبی پیشوا مخدوم سجاد حسین قریشی انتقال کر گئے ہیں۔ بہاؤ الدین ذکریا، شاہ رکن عالم اور درگاہ بی بی پاک دامن کے سجادہ نشین تھے۔ انہوں نے تحریک پاکستان میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ ملتان کی عظمت رفتہ کی آخری یادگار تھے۔

○ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ سیلز ٹیکس ملتوی نہیں ہو گا۔ وفاقی وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ یکم فروری سے وصولی کے احکامات پر عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو اور زرداری کے سوئس کھاتوں کے بارے میں پاکستانی اطلاعات کے برعکس فرد جرم نہیں لگی۔

○ عراق نے ہتھیاروں کی تلاشی دینے سے انکار کر دیا ہے۔

سرمد جیولرز
احمدی احباب کیلئے خصوصی رعائیت
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم - رضوان اسلم
فون رہائش 7582408

ہوالشافی
شعبہ تشخیص و تجویز
ہمارے دواخانہ میں تجربہ کار اطباء کرام کی زیر نگرانی تشخیص و تجویز کا سلسلہ جاری ہے اگر آپ یا آپکے کوئی عزیز کسی مرض میں مبتلا ہوں راولپنڈی اور گردو نواح کے حضرات تسلی بخش علاج کیلئے مطب میں تشریف لائیں اور مفت مشورہ حاصل کریں اور جو حضرات کسی وجہ سے مطب میں نہ آسکتے ہوں، جوابی لفافہ بھیج کر تشخیص فارم طلب کریں۔
آپ کا خادم
ناظم اعلیٰ
دواخانہ حکیم اکمل خان ٹرانسفارمر چوک صادق آباد راولپنڈی فون: 429000

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

خوشخبری
شوز کی نئی ورائٹی پر خصوصی رعائیت
لیڈیز گھسے دستیاب ہیں
نیز سیل بھی جاری ہے۔
نیو رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ

DWARFISHNESS COURSE Rs. 150/-
چھوٹا قد
قد کا چھوٹا ہونا، بونا پن، نشوونما کی کمی کیلئے مفید کورس
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
Phone: 771/213156 - FAX 212299

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ریج
آفس 6-A گیلری 4 ریجنسی سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730288 رہائش: 726524
پروپرائیٹر ملک عبدالصمد موبائیل: 0300-661524

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون: 647434

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
زوجام عشق خاص سونے چاندی کی گولیاں شباب آور موتی
20 گرام /40 روپے، 60 گرام /120 روپے، 100 گرام /200 روپے
/300 روپے
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

جرمن سیلڈ ہومیو پیتھک ادویات متعلقہ سامان اور 117 ادویات کا خوبصورت بریف کیس تھوک و پرچون میں دستیاب ہے۔
ایف بی ڈسٹری بیوٹرز راجیکی روڈ ربوہ
فون: 766

تبادلہ پلاٹس
سرگودھا شہر سے سکنی و کمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں ربوہ ○ اسلام آباد ○ راولپنڈی میں زرعی، سکنی و کمرشل پلاٹس درکار ہیں۔
رابطے:
○ سرگودھا: فخر اسٹیٹ ایجنسی - فخر احمد موبائل: 212464/0341-775609
○ راولپنڈی - اسلام آباد: لینڈ مارکس محمد احمد خان فون دفتر: 593883 رہائش 552388
○ ربوہ: پولٹری ماسٹر خالد - زاہد فون دفتر: 213115

اکسیر موٹاپا /40 | ہمدرد نسواں (حبوب اٹھراء) /25 | دوائی فضل الٰہی (برائے اولاد نرینہ) /200 | زوجام عشق /900 | اکسیر لیکوریا کیپسول /40 | کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے /25 | سفوف اکسیر شوگر /35
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ فون: 659